5666 ـ اذان اور اقامت كے درميان كى دعائيں اور اذكار

سوال

ميں اذان اور اقامت سے قبل اور بعد ميں كہى جانے والى دعاء معلوم كرنا چاہتا ہوں.

پسنديده جواب

الحمد لله.

1 ـ ميرے علم كے مطابق اذان سے قبل تو كوئى دعاء نہيں، اگر اس وقت يعنى اذان سے قبل كوئى خاص قول يا غير خاص قول وغيره كہا جائے تو يہ بدعت منكره ہے، ليكن اگر بالاتفاق اور اچانك ايسا ہو تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

2 ـ اور جب مؤذن اقامت كہنے لگے تو خاص كر اس وقت بھى ہمارے علم كے مطابق كوئى خاص قول اور دعاء نہيں ہے، اس ليے بغير ثبوت اور دليل كے ايسا كرنا بدعت منكره ميں شامل ہوتا ہے.

3 ـ رہا مسئلہ اذان اور اقامت كے درميان دعا كا، يہ ايسا وقت ہے جس ميں دعاء كرنا مرغوب اور مستحب ہے.

انس رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اذان اور اقامت كے درميان كى گئى دعاء رد نہيں كى جاتى اس ليے دعاء كيا كرو "

سنن ترمذى حديث نمبر (212) سنن ابو داود حديث نمبر (437) مسند احمد حديث نمبر (12174) يہ الفاظ مسند احمد كے ہيں، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود حديث نمبر (489) ميں صحيح قرار دى ہے.

اور اذان كے فورا بعد دعاء كے الفاظ مخصوص ہيں:

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو شخص اذان سن كر يہ دعاء پڑھتا ہے اس كے ليے روز قيامت ميرى شفاعت حلال ہو جاتى ہے:

" اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته "

اے اس مكمل پكار كے رب، اور قائم نماز كے رب محمد صلى اللہ عليہ وسلم كو وسيلہ اور فضيلت عطا فرما، اور

انہیں وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (589).

4 ۔ اور اقامت کے بعد دعاء کرنے کی ہمیں تو کوئی دلیل معلوم نہیں اور اگر بغیر کسی دلیل کے کوئی دعاء اس وقت کے لیے خاص کر لی جائے تو یہ بدعت ہے.

5 ۔ اور اذان کے وقت دعاء کے متعلق گزارش ہے کہ آپ کے لیے مسنون یہ ہے کہ آپ بھی مؤذن والے کلمات ہی دہرائیں، لیکن حي علا الصلاۃ اور حی علی الفلاح کی جگہ آپ لاحول و لا قوۃ الا باللہ کہیں گے.

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے کوئی ايك شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر مؤذن کے اشھد ان لالہ الا اللہ کہنے پر وہ بھی اشھد ان لا الا اللہ کہے، پھر وہ اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے، پھر وہ حی علی الصلاۃ کہے، اور وہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو وہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی لا الہ الا اللہ صدق دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (385).

6 ۔ اور اقامت کے وقت دعاء کے بارہ میں بعض علماء کرام نے اسے اذان شمار کرتے ہوئے عموم پر ہی رہنے دیا ہے، چنانچہ اسی طرح سننے والا بھی کلمات دہرائے گا، اور بعض علماء کرام نے اقامت کے کلمات دہرانے والی حدیث کے ضعیف ہونے کی بنا پر اسے مستحب قرار نہیں دیا، اس حدیث کی تخریج آگے آ رہی ہے، ان میں شیخ محمد بن ابراہیم نے الفتاوی (2 / 136) اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے الشرح الممتع (2 / 84) میں بیان کیا ہے.

- اور جب مؤذن اقامت کے وقت قد قامت الصلاۃ قد قامت الصلاۃ کے الفاظ کہے تو اس کے جواب میں اقامھااللہ و ادامھا اللہ کے الفاظ کہنا غلط ہیں کیونکہ اس کے بارہ وارد شدہ حدیث ضعیف ہے.

ابو امامہ رضی اللہ تعالی یا کسی اور صحابی سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ اقامت کہنے لگے، اور جب انہوں نے قد قامت الصلاۃ قد قامت الصلاۃ کہا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے " اقامھااللہ و ادامھا کے الفاظ کہے، اور باقی ساری اقامت میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث اذان کی طرح ہی الفاظ کہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (528) اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے التلخیص الحبیر (1 / 211) میں ضعیف کہا ہے.

والله اعلم .